سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾(2:67)

لغوی وضاحت

الْجَاهِلِيْنَ ج ہ ل	فعل ثلاثی مجرد میں باب (س) سے جَهْلًا ، جَهَالَةً یہ لفظ علم اور حلم (دانش) کے مقابلے میں آتا ہے۔ علم کے مقابلے میں آئے تو ذہن کا علم سے خالی ہونا، لاعلم ہونا، ناواقف ہونا اور یہی اس کے اصل معنی ہیں اور جب کسی چیز کا علم نہ ہو تو لازمی طور پر اس کے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ 1: کسی چیز کے بارے میں غلط یقین اور اعتقاد قائم کر لینا۔ 2: کسی کام کو جس طرح کرنا چاہیے یا نہ کرنا چاہیے اس کے خلاف کر لینا چاہے اس کام کے متعلق اعتقاد صحیح ہو یا نہ ہو۔ جب یہ لفظ حلم (دانش) کے مقابلے میں آتا ہے تو اسکے معنی ہوتے ہیں نادان ہونا، بیوقوف ہونا، احمق اور ناسمجھ ہونا۔

لفظي ترجمة

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾(2:67)

[قَالُوْا : وہ کہنے لگے] [اَتَتَّخِذُنَا : کیا تم کرتے ہو ہم سے] [هُزُوًا : مذاق] [قَالَ : اس نے کہا] [اَعُوْذُ : میں پناہ لیتا ہوں] [بِاللّٰهِ : اللہ کی]
[اَنْ اَكُوْنَ : کہ ہوجاؤں میں] [مِنَ الْجَاهِلِيْنَ: جاہلوں سے]

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو۔ وہ بولے، کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو۔

(موسیٰ نے) کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہوں۔

And when Musa said to his people: Surely Allah commands you that you should sacrifice a cow; they said: Do you ridicule us? He said: I seek the protection of Allah from being one of the ignorant